رہنمائے حج وعمرہ
وزیارت مسجد نبوی

تصنیف
مجلس وعظ وارشاد اسلامی برائے حج

منظور شدہ منجانب
دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء
اور
سماحۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

وکالت برائے مطبوعات وعلمی تحقیقات
وزارت اسلامی امور و اوقاف و دعوت وارشاد

١٤٣٥ ھ

ح وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد، ١٤٢٨هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

السعودية . وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والارشاد .

هيئة التوعية الإسلامية في الحج

دليل الحاج والمعتمر . ـ الرياض .

٩٦ ص ، ١٠ × ١٣سم

ردمك : ٦ ـ ٣٧٢ ـ ٢٩ ـ ٩٩٦٠

(النص باللغة الأوردية)

١ـ الحج ٢ـ العمرة أ ـ العنوان

ديوي ٢٥٢,٥ ٢٢/٣١٣٨

رقم الإيداع : ٢٢/٣١٣٨

ردمك : ٦ ـ ٣٧٢ ـ ٢٩ ـ ٩٩٦٠

الطبعة الخامسة والثلاثون

١٤٣٥ هـ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ وحدہ کے لئے ہیں، اور درود وسلام ہو ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے نبی محمد بن عبداللہ پر اور ان کے آل واصحاب پر۔

امابعد!

برادران حجاج کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی کے مہمان کی حیثیت سے دیار مقدس اور پاک سرزمین میں آنا مبارک ہو، ہم آپ کو مرحبا کہتے ہیں۔

مجلس توعیہ اسلامیہ کے لئے باعث مسرت ہے کہ وہ حجاج بیت اللہ الحرام کی خدمت میں یہ مختصر گائیڈ پیش کرے جس میں حج وعمرہ سے متعلق احکام درج ہیں۔

ابتداء ہم نے کچھ اہم نصیحت آموز باتوں سے کی ہے جو ہم سب کے لئے مفید ہیں، اس وقت ہمارے پیش نظر اللہ تعالی کا یہ قول ہے جس میں اللہ کے بندوں میں سے نجات پانے والے اور دنیا وآخرت میں کامیاب ہونے والوں کی صفات یوں بیان کی گئی ہے:

﴿ وَتَوَاصَوْاْ بِٱلْحَقِّ وَتَوَاصَوْاْ بِٱلصَّبْرِ ﴾

یعنی آپس میں وہ لوگ ایک دوسرے کو حق باتوں کی اور صبر کی

نصیحت کرتے ہیں۔

اور ساتھ ہی اللہ تعالی کے اس قول پر عمل کرنا بھی مقصود ہے :

﴿ وَتَعَاوَنُوا۟ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا۟ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ ﴾

یعنی نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو اور معصیت ونافرمانی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

ہماری گزارش ہے کہ حج شروع کرنے سے پہلے اس کتابچہ کو ضرور پڑھیں تاکہ اس فریضہ کو آپ بحسن وخوبی ادا کرسکیں، اس کتاب میں ان شاء اللہ آپ کو بہت سے سوالات کے

جوابات مل جائیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کے حج قبول کرے، ہماری کوشش کا اچھا بدلہ دے اور ہمارے اعمال نیک و مقبول بنائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہم ہدایتیں

حجاج کرام! اللہ تعالی کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو حج بیت اللہ کی توفیق دی، ہم دعا گو ہیں کہ اللہ پاک ہماری اور آپ کی نیکیوں کو قبول کرے اور اجر وثواب کو چند گونہ کرے۔

ہم یہ نصیحت پیش کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ ہمارے حج کو قبول کرے اور طواف وسعی کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

نمبرا: یہ بات ہمیشہ ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ آپ ایک مبارک سفر پر ہیں جس کی بنیاد توحید، خلوص نیت، اللہ کی دعوت پر لبیک، اس کی اطاعت، اس سے ثواب کی امید اور اس کے رسول محمد ﷺ کی اطاعت پر ہے۔ حج مبرور کا بدلہ صرف

جنت ہے۔

نمبر۲: اس بات سے ہوشیار رہیں کہ شیطان آپ کے درمیان اختلاف پیدا نہ کردے، کیونکہ وہ تو گھات میں بیٹھا ہوا دشمن ہے، اس لئے اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھیں اور جنگ وجدال اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں کا کوئی فرد اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی نہ پسند کرے جو اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔

نمبر۳: اگر دینی اموراور مسائل حج میں کوئی اشکال پیش آئے تو فوراً علماء کی طرف رجوع کریں تا کہ بصیرت اور روشنی حاصل

ہو، قرآن پاک کہتا ہے :

﴿ فَسْئَلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾

یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو۔

اور رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس کے لئے اللہ بھلا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

نمبر۴: اللہ تعالی نے کچھ کاموں کو ہمارے لئے فرض قرار دیا ہے اور کچھ کو مسنون و مستحب، اور جو شخص فرائض کی پابندی نہیں کرتا اس کے مسنون اعمال قبول نہیں ہوتے، بعض حجاج اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں اور حجر اسود بوسہ دینے، طواف میں رمل کرنے، مقام ابراھیم کے پیچھے نماز پڑھنے اور زمزم کا

پانی پینے کے موقع پر زبردستی اژدحام کو چیرتے ہوئے مسلمان مرد اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں، حالانکہ یہ سارے کام مسنون ہیں اور مومن کو ایذا پہنچانا حرام ہے، پھر ہم کیوں سنت کی ادائیگی کے لئے حرام کا ارتکاب کرتے ہیں۔

لہذا ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانے سے بچو، اللہ تعالی آپ کو ثواب اور اجر عظیم سے نوازے۔

مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل باتیں لائق بیان ہیں:

۱: مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ حرم میں یا کسی اور جگہ عورت کے بغل میں یا اس کے پیچھے نماز ادا کرے، اگر اس سے بچنا ممکن ہو تو

ایسا کرنا کسی طور پر صحیح نہیں، اور عورتوں پر لازم ہے کہ وہ مردوں کے پیچھے ہی نماز پڑھیں۔

ب: حرم شریف کے راستوں اور دروازوں میں نماز نہیں پڑھنا چاہیۓ کیونکہ اس سے گذرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ج: خانہ کعبہ کے گرد بیٹھنے، اس کے قریب نماز ادا کرنے یا حجر اسود اور مقام ابراھیم کے پاس رکنے کی وجہ سے (اژدحام کے وقت) اگر لوگوں کو طواف کرنے میں رکاوٹ پیش آتی ہے تو ایسا کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں عامۃ المسلمین کے لئے ضرر اور ایذا رسانی ہے۔

د: حجر اسود کو بوسہ دینا سنت ہے اور مسلمان کا احترام فرض ہے، سنت کی خاطر فرض کا ضیاع کسی بھی طرح صحیح نہیں، اژدحام کے وقت حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا اور تکبیر کہتے ہوئے آگے بڑھ جانا ہی کافی ہوگا اور طواف سے فراغت کے بعد آہستگی سے نکل جانا چاہئے۔

ھ: رکن یمانی کے سامنے ہوتے وقت (بسم الله والله أكبر) کہہ کر دائیں ہاتھ سے اس کو چھونا مسنون ہے، اس کو بوسہ دینے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں، اور اگر اس کا چھونا مشکل ہو تو چھوڑ کر طواف کرتا رہے اور رکن یمانی کی طرف نہ اشارہ کرے اور نہ اس کے سامنے آکر اللہ اکبر کہے، کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنی مستحب ہے:

﴿ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي ٱلْأَخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴾

اور آخر میں ہم تمام حجاج کرام کو اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت کی اتباع کی نصیحت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

﴿ وَأَطِيعُوا ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم اس کی رحمت کے حقدار بنو۔

اسلام سے خارج کرنے والی باتیں

برادران اسلام! دس ایسی باتیں ہیں جن میں سے ہر ایک انسان کو اسلام سے خارج کر دیتی ہے اور جن کا ارتکاب اکثر وبیشتر لوگوں سے ہوتا رہتا ہے۔

پہلی بات: اللہ کی عبادت میں دوسروں کو شریک بنانا، اللہ تعالی کا قول ہے:

﴿ إِنَّهُۥ مَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِ ٱلۡجَنَّةَ وَمَأۡوَىٰهُ ٱلنَّارُۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنۡ أَنصَارٖ ﴾

یعنی جس نے اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک بنایا اس پر جنت حرام ہوگئی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

مُردوں کو پکارنا، ان سے مدد مانگنا، نذر و نیاز کرنا اور ان کے نام سے ذبح کرنا شرک فی العبادت میں داخل ہے۔

دوسری بات: جس نے اللہ اور اپنے درمیان کسی کو سفارشی بنایا، اسے پکارا اور اس سے شفاعت کی درخواست کی اور اس پر بھروسہ کیا وہ باجماع امت کافر ہوگیا۔

تیسری بات: جس نے مشرکوں کو کافر نہیں سمجھا، یا ان کے کفر میں شک کیا اور ان کے مذہب کو صحیح سمجھا وہ کافر ہوگیا۔

چوتھی بات: جس نے یہ اعتقاد رکھا کہ کسی اور کی راہ نبی کریم ﷺ کی راہ سے اکمل و افضل ہے یا یہ کہ کسی اور کا فیصلہ آپ کے فیصلے سے افضل ہے، جیسے وہ لوگ جو طاغوتی طاقتوں کے

قوانین کو آپ ﷺ کے قانون پر فوقیت دیتے ہیں، وہ کافر ہے:

ا: مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین ونظامہائے حیات اسلامی شریعت سے افضل ہیں، یا یہ کہ بیسویں صدی میں اسلامی نظام کی تنفیذ ممکن نہیں، یا یہ کہ مسلمانوں کی پستی کا سبب اسلام تھا، یا یہ کہنا کہ اسلام نام ہے ان تعلیمات کا جو بندے اور اللہ کے رشتے کو واضح کرتی ہیں، زندگی کے دیگر امور میں اس کا کوئی دخل نہیں۔

ب: یہ کہنا کہ حدود کے اجراء میں اللہ تعالی کے احکام کی تنفیذ جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا یا شادی شدہ زنا کار کو سنگسار کرنا عصر حاضر کے مناسب نہیں۔

ج: یہ اعتقاد رکھنا کہ شرعی معاملات، اللہ کے حدود یا انکے علاوہ امور میں غیر اسلامی قوانین کے مطابق فیصلہ کرنا جائز ہے (اگر چہ اس کا اعتقاد نہ ہو کہ وہ قوانین اسلامی شریعت سے بہتر ہیں) کیونکہ اجماع امت کے مطابق جس چیز کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے اس نے مباح قرار دیا، اور یہ اجماع امت کا فیصلہ ہے کہ جو کوئی اللہ کے محرمات کو حلال قرار دیگا جس کا جزو دین ہونا بدیہی امر ہے مثلاً زنا، شراب خوری، سود اور غیر اسلامی قانون کا نفاذ، وغیرہ وہ کافر ہے۔

پانچویں بات: جس کسی نے رسول اکرم ﷺ کی لائی ہوئی باتوں میں سے کسی بات کو مبغوض سمجھا، وہ کافر ہو گیا (چاہے وہ

اس پر عمل ہی کیوں نہ کرے) کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَٰلَهُمْ ﴾

یعنی یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ تعالی کے نازل کردہ قوانین وشرائع کو برا سمجھا، تو اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

چھٹی بات: جس نے اللہ تعالی کا یا اس کی کتاب کا یا اس کے رسول کا یا دین کی کسی بھی چیز کا مذاق اڑایا وہ کافر ہو گیا، بموجب اللہ تعالی کے اس قول کے:

﴿ قُلْ أَبِٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ لَا تَعْتَذِرُوا۟ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ ﴾

یعنی (اے نبی) آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم لوگ اللہ، اس کی

آیتوں اور اس کے رسول کا مذاق اڑایا کرتے تھے، اب عذر لنگ نہ بیان کرو، تم لوگ ایمان کے بعد کافر ہو گئے۔

ساتویں بات: جادو، شوہر و بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنا، یا شیطانی وسائل کے ذریعے انسان کے دل میں ایسی چیز کی خواہش ڈال دینا جسے فی الواقع وہ نہیں چاہتا، پس جو شخص ایسا کرے گا یا ایسی باتوں سے راضی رہے گا وہ کفر کی حد میں داخل ہو جائے گا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ﴾

یعنی وہ دونوں کسی کو اس وقت تک نہیں سکھاتے جب تک یہ بتا

نہیں دیتے کہ ہم تو (لوگوں کے لئے) صرف ایک آزمائش ہیں، اس لئے کفر کا ارتکاب نہ کرو۔

آٹھویں بات: مشرکوں کی تائید اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا، فرمان باری تعالی ہے:

﴿ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴾

اور جو ان کو دوست رکھے گا وہ انہی میں سے ہو جائے گا، اللہ ظلم کرنے والی قوموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

نویں بات: جس کا یہ اعتقاد ہو کہ بعض لوگوں کو شریعت محمدیہ کے حدود تجاوز کرنے کی اجازت ہوتی ہے وہ کافر ہے، قرآن

کریم میں ہے:

﴿ وَمَن يَبۡتَغِ غَيۡرَ ٱلۡإِسۡلَٰمِ دِينٗا فَلَن يُقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ ﴾

یعنی جوشخص اسلام کے علاوہ اور کسی دین کو پسند کرے گا اس کا عمل قابل قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ خسارہ کا مستحق ہوگا۔

دسویں بات: اللہ کے دین سے اعراض یا کسی ایسی بات سے اعراض جس کے بغیر صحیح اسلام کو پانا ناممکن ہو (اور اعراض کی یہ صورت ہوگی کہ نہ اسے سیکھنے پر آمادہ ہو اور نہ اس پر عمل کرنے پر) اسلام سے نکال کر کفر میں پہنچانے والی بات ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعۡرَضَ عَنۡهَآۚ إِنَّا مِنَ ٱلۡمُجۡرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴾

اوراس آدمی سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس کو اللہ کی آیتوں کی یاد دلائی جائے تو اعراض سے کام لے، ہم بے شک مجرموں سے انتقام لیں گے۔

﴿ وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ ﴾

اور جن لوگ نے کفر کا ارتکاب کیا وہ لوگ دھمکیوں سے اعراض کرتے ہیں۔

اسلام سے خارج کرنے والی ان باتوں میں ازراہ مذاق، ازراہ سنجیدگی اور خوف سبھی حالتیں برابر ہیں، صرف وہ شخص مستثنی ہے جس نے شدید حالت اکراہ ومجبوری میں ان میں سے کسی کا ارتکاب کیا ہو، ہم اللہ کے غضب اور سزا سے پناہ مانگتے ہیں۔

حج، عمرہ اور مسجد نبوی کی زیارت

مسلمان بھائیو!

حج کی تین قسمیں ہیں: تمتع، قران اور افراد۔

حج تمتع کی تعریف: حج کے مہینوں (شوال کی پہلی تاریخ سے دسویں ذی الحجہ کے طلوع فجر تک) میں عمرہ کا احرام باندھنا، عمرہ سے فراغت کے بعد انتظار کرنا اور اسی سال آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ یا اس کے قریب سے حج کا احرام باندھنا۔

حج قران کی تعریف: حج کے مہینوں میں حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا، ایسی حالت میں حاجی قربانی کے دن ہی حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہوگا، دوسری صورت یہ کہ حج

کے مہینوں میں پہلے تو عمرہ کی نیت کرے، پھر طواف کی ابتداء
کرنے سے پہلے حج کی نیت بھی کرلے۔

حج افراد کی تعریف: حج کے مہینوں میں صرف حج کی نیت کرنا میقات سے، یا اپنے گھر ہی سے اگر وہ میقات کے حدود کے اندر ہو، یا مکہ مکرمہ سے اگر وہاں مقیم ہو، پھر اگر اس کے پاس قربانی کا جانور رہے تو دسویں تاریخ تک حالت احرام میں باقی رہے گا، اور اگر قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تو حج کی نیت کو عمرہ میں بدل دینا جائز ہوگا تاکہ اس کا حج افراد سے تمتع ہو جائے، ایسی صورت میں طواف اور سعی کے بعد بال کٹوا کر حلال ہو جائیگا اس لئے کہ جن لوگوں نے صرف حج کی نیت کی اور

اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لائے تھے ان کو اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی حکم دیا تھا، اسی طرح اگر حج قران کی نیت کرنے والے کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے تو وہ بھی حج کی نیت کو عمرہ میں بدل سکتا ہے۔اور سب سے افضل حج، حج تمتع ہے، ان کے لئے جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لے گئے ہوں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو ایسا ہی حکم دیا اور تاکید فرمائی۔

عمرہ کا طریقہ : میقات پر پہنچنے کے بعد پاکی صفائی حاصل کرنا، غسل کرنا اور بدن میں (نہ کہ احرام کے کپڑوں میں) خوشبو لگانا مسنون ہے، اور پھر احرام کے کپڑے (لنگی اور

چادر) پہن لو، بہتر یہ ہے کہ دونوں کپڑے سفید ہوں، عورتیں ہر قسم کا کپڑا پہن سکتی ہیں، مگر شرط یہ ہے کہ بے پردگی اور اظہار زینت نہ ہو اور نہ ہی ان کپڑوں میں مردوں سے یا کافر عورتوں کے لباس سے کوئی مشابہت ہو، پھر عمرہ کے احرام کے نیت کرو اور کہو:

(لبيك عمرة، لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لا شريك لك)

مرد ان کلمات کو بآواز بلند کہے گا اور عورتیں آہستگی کے ساتھ، پھر زیادہ سے زیادہ تلبیہ، ذکر الٰہی اور استغفار میں مشغول رہو۔

۲۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرو، ابتداء حجر اسود کے پاس سے تکبیر کے ذریعے ہونی چاہئے اور انتہاء بھی وہیں ہوگی، طواف کے دوران ذکر الٰہی اور مختلف مسنون دعاؤں میں مشغول رہنا چاہئے، اور سنت ہے کہ ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھو:

﴿ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴾

پھر اگر ممکن ہو تو مقام ابراھیم کے پیچھے ورنہ مسجد میں کسی دوسری جگہ دو رکعت نماز پڑھو۔

اس طواف میں مرد کیلئے اضطباع کرنا مسنون ہے یعنی اپنی

چادر کا درمیانی حصہ دائیں بغل کے نیچے اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں کندھے کے اوپر کرلے، اور یہ بھی مسنون ہے کہ صرف ابتدائی تین چکروں میں رمل کرے (قدم سے قدم ملا کر تیزی سے چلنے کو رمل کہتے ہیں)

۳۔ اس کے بعد صفا پہاڑی کی طرف جاؤ، اس پر چڑھ کر اللہ تعالی کا یہ کلام پڑھو:

﴿ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ﴾

پھر قبلہ کی طرف رخ کرو، اللہ تعالی کی تعریف بیان کرو اور دعا کرنے کی طرح دونوں ہاتھ اٹھا کر تین بار اللہ اکبر کہو اور دعا کرو، دعا کو تین مرتبہ دہرانا سنت ہے، اور یہ بھی تین بار پڑھو:

(لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، لا إله إلا الله وحده، أنجز وعده، ونصر عبده، وهزم الأحزاب وحده)

ان مذکورہ دعاؤں میں کچھ پڑھو اور کچھ چھوڑ دو تو بھی کوئی حرج نہیں۔ پھر پہاڑی سے اتر کر عمرہ کے لئے سات بار سعی کرو، ہر بار دونوں ہرے نشانوں کے درمیاں تیز چلو اور اس کے پہلے اور بعد میں حسب عادت چلو۔ مروہ پہاڑی پر بھی چڑھو، اللہ کی تعریف بیان کرو اور وہی کچھ کرو جو صفا پہاڑی پر کیا تھا۔ طواف اور سعی کے لئے کوئی ضروری مخصوص دعائیں نہیں ہیں بلکہ جو بھی ذکر و تسبیح اور دعا یاد ہو پڑھے اور قرآن کریم کی تلاوت کرے، لیکن نبی کریم ﷺ سے ثابت اذکار اور دعاؤں کا خاص خیال رکھے۔

۴۔ سعی پوری ہو جانے کے بعد سر کے بال منڈ وادو یا کترادو، اب عمرہ پورا ہو گیا اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہو گئی تھیں وہ سب حلال ہو گئیں، اگر نیت حج تمتع کی ہے تو عمرہ کی سعی کے بعد بال کتروانا بہتر ہے تاکہ حج کا احرام کھولتے وقت منڈ وا سکو۔

اگر نیت حج تمتع کی تھی یا قران کی تو قربانی کے دن ایک بکری یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ کی قربانی واجب ہوگی، اگر کسی کو میسر نہیں تو دس روزے رکھنے ہونگے، تین دن حج کے دنوں میں اور سات دن وطن واپسی کے بعد، بہتر یہ ہے کہ عرفہ کے دن سے پہلے تینوں روزے رکھ لئے جائیں، اور اگر عید کے بعد تین روزے رکھے گئے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

حج کا بیان

ا۔ اگر تم نے حج افراد یا حج قران کی نیت کی ہے تو حج کی نیت اس میقات (احرام باندھنے کی جگہ) کے پاس سے کرو جہاں سے تمہارا گذر ہو، اور اگر تمہاری جگہ حدود میقات کے اندر ہو تو اپنی جگہ سے نیت کرو، اور اگر نیت حج تمتع کی تھی تو عمرہ کی نیت اس میقات سے کرو جہاں سے تمہارا گذر ہو، پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اپنی جائے قیام سے ہی حج کی نیت کرو، ہو سکے تو غسل کرو اور خوشبو لگاؤ اور احرام کے کپڑے پہن لو پھر کہو:

(لبيك حجا، لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لاشريك لك)

۲۔ پھر منیٰ کے لئے روانہ ہو جاؤ، وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھو، چار رکعت والی نمازیں دو رکعت ان کے وقتوں میں بغیر جمع کئے ہوئے پڑھو۔

۳۔ نویں تاریخ کو طلوع آفتاب کے بعد پر سکون انداز میں عرفات کے لئے روانہ ہو جاؤ، دوسرے حاجیوں کو ایذا نہ پہنچاؤ، وہاں ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کرو، حدود عرفات میں داخل ہو جانے کا یقین کر لو اور نبی کریم ﷺ کی پیروی میں قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر زیادہ سے زیادہ ذکر و دعا میں مشغول ہو جاؤ، میدان عرفہ پورا کا پورا مقام وقوف ہے، غروب آفتاب

تک حدود عرفات میں ہی باقی رہنا چاہئے۔

۴۔ غروب آفتاب کے بعد تلبیہ پکارتے ہوئے پورے سکون اور اطمینان کے ساتھ مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جاؤ اور اپنے مسلمان بھائیوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ، مزدلفہ پہنچتے ہی مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ قصر ادا کرو اور اس کے بعد وہیں رہو، یہاں تک کہ فجر کی نماز پڑھو اور صبح کا اجالا اچھی طرح پھیل جائے، نماز فجر کے بعد نبی کریم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر خوب ذکر و دعا کرو۔

۵۔ طلوع آفتاب سے پہلے تلبیہ پکارتے ہوئے منی کی طرف روانہ ہو جاؤ، عذر والے مثلاً عورتیں اور کمزور لوگ آدھی رات

کے بعد منیٰ کے لئے روانہ ہو سکتے ہیں، اپنے ساتھ صرف سات کنکریاں لے لو تا کہ جمرہ عقبہ کی رمی کر سکو، باقی کنکریاں منیٰ ہی سے چن لو۔ عید کے دن جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے واسطے بھی کنکریاں منیٰ سے لے سکتے ہیں۔

٦۔ منیٰ پہنچنے کے بعد مندرجہ ذیل کام کرو:

ا۔ جمرہ عقبہ کی رمی کرو جو مکہ کے قریب ہے، سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارو اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہو۔

ب۔ اگر تمہارے اوپر قربانی واجب ہو تو قربانی کرو، اس کا گوشت کھاؤ اور غریبوں کو کھلاؤ۔

ج۔ سر کے بال منڈواؤ یا کترواؤ، منڈوانا افضل ہے، عورت

کے لئے انگلی کے ایک پور کے برابر بال کاٹ لینا کافی ہوگا، یہ سب کام اسی ترتیب سے کرنا زیادہ بہتر ہے، لیکن اگر تقدیم وتاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ جمرہ عقبہ کی رمی اور سر کے بال منڈوانے یا چھوٹا کروانے کے بعد احرام کی بندش ختم ہوگئی اب کپڑے پہن سکتے ہو اور عورت کے علاوہ احرام کی وجہ سے ممنوع ساری چیزیں حلال ہوگئیں۔

۷۔ اب مکہ جاؤ اور طواف افاضہ کرو، اگر حج تمتع کی نیت تھی تو طواف افاضہ کے بعد سعی بھی کرو، اگر حج قران کی نیت تھی اور طواف قدوم کے ساتھ سعی کی تھی تو طواف افاضہ کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں، اور اس کے بعد احرام کی وجہ سے

ممنوع چیزوں کے حلال ہونے کے ساتھ عورت بھی حلال ہو جائے گی۔طواف افاضہ اور سعی ایام منی کے بعد بھی کیا جاسکتا ہے۔

۸۔قربانی کے دن طواف افاضہ اور سعی کرنے کے بعد منی واپس جاؤ اور ایام تشریق یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ کی راتیں وہیں گزارو، اگر کوئی بارہ تاریخ ہی کو رمی جمار کے بعد واپس آجائے تو بھی جائز ہے۔

۹۔ان دونوں یا تینوں دنوں میں زوال کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارو، ابتداء پہلے جمرہ سے کرو جو مکہ سے باقی دونوں کی بہ نسبت زیادہ دور ہے، پھر دوسرے کو اور پھر جمرہ عقبہ کو، ہر

ایک کو سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہو، پہلے اور دوسرے جمرہ کو رمی کرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کرو، البتہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہرو۔

اگر منی میں صرف دو ہی دن رہنا چاہو تو دوسرے دن غروب آفتاب سے قبل ہی وہاں سے نکل جاؤ، اگر آفتاب منی میں ہی غروب ہو گیا تو تیسرے دن بھی قیام کرو اور کنکریاں مارو، بہر حال افضل یہی ہے کہ تیسری رات بھی منی میں گذاری جائے، بیمار اور کمزور آدمی کے لئے جائز ہے کہ کنکریاں مارنے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنا دے، اور نائب کے لئے یہ جائز

ہے کہ پہلے اپنی طرف سے اور پھر نائب بنانے والے کی طرف سے ایک ہی بار میں کنکریاں مارے۔

۱۰۔ حج پورا ہو جانے کے بعد جب اپنے ملک واپس جانا چاہو تو طواف وداع کرو، صرف حیض اور نفاس والی عورت اس سے مستثنیٰ ہے۔

مُحرِم کے لئے ضروری باتیں

حج اور عمرہ کا احرام باندھنے والوں کے لئے مندرجہ ذیل باتیں ضروری ہیں:

۱۔ اللہ تعالی نے جن اعمال کو فرض قرار دیا ہے ان کا التزام کرے، مثال کے طور پر پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرے۔

۲۔ جن کاموں سے اللہ تعالی نے روکا ہے ان سے دور رہے، یعنی بدکلامی، فحش باتیں، فسق وفجور اور جنگ وجدال سے بچے۔

۳۔ اپنے قول وعمل کے ذریعہ مسلمانوں کو ایذا نہ پہنچائے۔

۴۔ احرام کی وجہ سے ممنوع کاموں سے بچے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ا۔ بال نہ کاٹے، ناخن نہ تراشے، اگر از خود کوئی بال گر جاتا ہے یا کوئی ناخن الگ ہو جاتا ہے تو کوئی بات نہیں۔

ب۔ اپنے جسم، کپڑے اور کھانے پینے کی چیزوں میں خوشبو نہ استعمال کرے۔ احرام کی نیت کرنے سے قبل جو خوشبو استعمال کی تھی اگر اس کا کوئی اثر باقی رہ گیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

ج۔ کسی شکار کیے جانے والے خشکی کے جانور کو نہ مارے اور نہ بدکائے اور نہ ہی دوسروں کی اس کام میں مدد کرے۔

د۔ عورتوں کو شادی کا پیغام نہ دے، نہ اپنے یا کسی دوسرے کے عقد نکاح کا سبب بنے اور جب تک احرام میں ہو شہوت کے ساتھ عورت سے مباشرت اور ہم بستری نہ کرے۔ مذکورہ بالا باتوں میں عورت اور مرد برابر ہیں۔

ممنوعات احرام جو مردوں کے ساتھ خاص ہیں

ا۔ کسی چپکنے والی چیز سے اپنا سر نہ ڈھانکے، چھتری یا گاڑی کی چھت کے ذریعے سایہ حاصل کرنے اور سر پر سامان اٹھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ب۔ قمیص یا کوئی دوسرا سلا ہوا ایسا کپڑا جو پورے جسم یا جزو جسم کو ڈھانکتا ہو استعمال نہ کرے، ٹوپی، عمامہ، پائجامہ اور موزے بھی استعمال نہ کرے، اگر کسی کو لنگی میسر نہ آئے تو پائجامہ، اور جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے۔ عورت کے لئے احرام کے وقت دونوں ہاتھوں میں دستانے پہننا یا نقاب یا برقعہ کے ذریعے اپنے چہرے کو چھپانا ممنوع ہے، اگر

اجنبی غیر محرم مردوں کا سامنا ہو رہا ہے تو پھر چہرہ کو اوڑھنی یا کسی اور چیز سے چھپانا ویسے ہی واجب ہو گا جیسا کہ غیر حالت احرام میں چھپانا واجب ہے، اگر محرم بھول کر یا جہالت میں سلا ہوا کپڑا پہن لیتا ہے یا اپنے سر کو ڈھانک لیتا ہے یا خوشبو استعمال کر لیتا ہے یا اپنا کوئی بال کاٹ لیتا ہے یا اپنا ناخن تراش لیتا ہے تو کوئی جرمانہ نہیں، البتہ جیسے ہی یاد آئے یا حکم جان لے تو اسکا ازالہ کرنا واجب ہے۔ چپل، انگوٹھی، چشمہ، گھڑی، بیلٹ اور کوئی ایسی چیز جس میں پیسہ اور ضروری کاغذات وغیرہ محفوظ ہوں ان سب کا پہننا جائز ہے، اسی طرح کان کا آلہ استعمال کرنا بھی جائز ہے۔

کپڑے بدلنا اور صاف کرنا ، سر اور جسم کو دھونا جائز ہے ، اگراس صورت میں بغیر قصد کے کوئی بال گر جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر محرم کو کوئی زخم پہنچ جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

زیارت مسجد نبوی

۱۔ مسجد نبوی کی زیارت اور اس میں نماز پڑھنے کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر مسنون ہے، اس لئے کہ اس کی ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ تمام مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

۲۔ مسجد نبوی کی زیارت کے لئے احرام اور تلبیہ کی ضرورت نہیں، اور نہ ہی حج اور اس کے درمیان کوئی لازمی تعلق ہے۔

۳۔ مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں بڑھاؤ اور بسم اللہ کہو اور درود پڑھو اور اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور یہ دعا پڑھو:

(أعوذ بالله العظيم ووجهه الكريم وسلطانه القديم

من الشيطان الرجيم، اللهم افتح لي أبواب رحمتك)
دوسری مسجدوں میں داخل ہوتے وقت بھی یہی دعا پڑھنی چاہئے۔

۴۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھو، اگر روضہ میں جگہ مل جائے تو بہتر ہے، ورنہ پھر مسجد میں کسی جگہ نماز پڑھ لو۔

۵۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی قبر کی طرف جاؤ اور قبر کا رخ کر کے کھڑے ہو جاؤ، پھر ادب کے ساتھ دھیمی آواز سے کہو:(السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته) اور درود پڑھو، یہ دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے:

(اللهم آته الوسيلة والفضيلة وابعثه المقام المحمود الذي وعدته، اللهم أجزه عن أمته أفضل الجزاء)

پھر تھوڑا دائیں طرف بڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے کھڑے ہو جاؤ، سلام کرو اور ان کے لئے مغفرت ورحمت اور رضا کی دعا کرو۔ اس کے بعد کچھ دائیں طرف بڑھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے کھڑے ہو، سلام کرو اور ان کے لئے بھی مغفرت ورحمت اور رضا کی دعا کرو۔

۶۔ وضو کر کے مسجد قبا جانا اور اس میں نماز پڑھنی سنت ہے، نبی کریم ﷺ نے خود ایسا کیا اور دوسروں کو اس کی ترغیب

دلائی۔

۷۔ قبرستان بقیع کی زیارت کرنا مسنون ہے، اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر ہے، شہدائے احد (جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں) کی زیارت بھی مسنون ہے، ان سب کو سلام کرو اور ان کے لئے دعا کرو، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ ان کی زیارت کرتے اور ان کے لئے دعا فرماتے تھے، اور صحابہ کرام کو سکھلاتے تھے کہ جب قبروں کی زیارت کرو تو یہ کہو :

(السلام عليكم أهل الديار من المؤمنين والمسلمين، وإنا إن شاء الله بكم لاحقون، نسأل الله لنا ولكم العافية) مسلم۔

مدینہ منورہ میں کوئی دوسری جگہ یا مسجد نہیں جس کی زیارت مشروع ہو، اس لئے اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالو اور نہ ہی کوئی ایسا کام کرو جس کا کوئی اجر نہ ملے بلکہ الٹا گناہ کا خطرہ ہے۔

غلطیاں جن کا ارتکاب بعض حجاج کرتے ہیں

احرام کی غلطیاں:

بغیر احرام باندھے میقات سے آگے گزر جانا یہاں تک کہ جدہ یا حدود میقات کے اندر کسی اور جگہ پہنچ کر وہاں سے احرام باندھنا، یہ رسول کریم ﷺ کے اس حکم کے خلاف ہے کہ ہر حاجی کو میقات سے احرام باندھ لینا چاہئے، اور جو کوئی حدود میقات سے تجاوز کر جائے اسے واپس جا کر یا تو میقات سے احرام باندھنا چاہئے یا ایک فدیہ دے جسے مکہ مکرمہ میں ذبح کرے اور سارا کا سارا فقراء کو کھلا دے، چاہے وہ ہوائی جہاز سے آیا ہو یا خشکی کے راستے سے یا سمندر کے راستے سے۔ اگر

میقات کی پانچ مشہور جگہوں میں سے کسی بھی جگہ سے گذر نہ ہوتو جس میقات کا سامنا پہلے ہو وہاں سے احرام باندھ لے۔

طواف کی غلطیاں:

۱۔ حجر اسود سے پہلے ہی طواف شروع کر دینا، حالانکہ واجب یہ ہے کہ طواف کی ابتداء حجر اسود کے پاس سے ہو۔

۲۔ کعبہ کی نامکمل دیوار کے اندر سے طواف کرنا، جس نے ایسا کیا اس نے پورے خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا، اس لئے کہ حجر کعبہ کا ایک حصہ ہے، اس طرح اس کا ہر وہ چکر باطل ہو جائے گا جو کعبہ کی دیوار کے اندر سے کیا ہو۔

۳۔ طواف کے ساتوں چکروں میں تیز چلنا، جبکہ ایسا کرنا

طواف قدوم کے صرف تین ابتدائی چکروں کے ساتھ خاص ہے۔

۴۔ حجر اسود کو بوسہ دینے کیلئے شدت کے ساتھ مزاحمت کرنا، کبھی کبھی مار پیٹ اور گالی گلوچ کی نوبت آجاتی ہے، ایسا کرنا ہرگز صحیح نہیں، طواف کے صحیح ہونے کے لئے حجر اسود کو بوسہ دینا ہرگز ضروری نہیں، بلکہ دور سے صرف اس کی طرف اشارہ کرنا اور اللہ اکبر کہنا کافی ہوگا۔

۵۔ حجر اسود کو برکت کی نیت سے چھونا بدعت ہے، شریعت میں اس کی کوئی دلیل نہیں، سنت صرف اس کا استلام اور بوسہ دینا ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت سمجھ کر۔

۶۔ خانہ کعبہ کے تمام گوشوں کا استلام، اور بسا اوقات اس کی تمام دیواروں کا استلام اور چھونا، نبی کریم ﷺ نے حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ خانہ کعبہ کے کسی بھی جزء کا استلام نہیں کیا۔

۷۔ طواف کے ہر چکر کے لئے الگ الگ دعا مخصوص کرنا، یہ بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، صرف اتنا ثابت ہے کہ جب آپ حجر اسود کے پاس آتے تو تکبیر کہتے اور حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیاں ہر چکر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے:

﴿ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴾

۸۔ بعض طواف کرنے والے اور طواف کرانے والے حالت طواف میں اپنی آوازیں اتنی بلند کرتے ہیں کہ دوسرے طواف کرنے والوں کو تشویش ہوتی ہے، یہ بھی طواف کی غلطیوں میں سے ہے۔

۹۔ مقام ابراھیم کے پاس نماز پڑھنے کے لئے مزاحمت کرنا، یہ بھی خلاف سنت ہے، اور اس سے طواف کرنے والوں کو اذیت پہنچتی ہے، مسجد میں کسی جگہ بھی طواف کی دو رکعتیں پڑھ لینی کافی ہونگی۔

سعی کی غلطیاں:

۱۔ بعض لوگ صفا اور مروہ پر پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں جیسے نماز کے لئے تکبیر کہہ رہے ہوں، اسطرح اشارہ کرنا صحیح نہیں، سنت یہ ہے کہ اپنے ہاتھ اس طرح اٹھائے جیسے دعا کیلئے اٹھاتے ہیں۔

۲۔ بعض لوگ سعی کے درمیان پورا وقت دوڑتے رہتے ہیں، حالانکہ سنت یہ ہے کہ صرف دونوں ہرے نشانوں کے درمیان دوڑے اور باقی چلتا رہے۔

عرفات کی غلطیاں:

۱۔ بعض حجاج حدود عرفات کے باہر ہی پڑاؤ ڈال دیتے ہیں اور غروب آفتاب تک وہیں رہتے ہیں اور وقوف عرفات کے بغیر ہی مزدلفہ لوٹ آتے ہیں، یہ بہت بڑی غلطی ہے، اس سے حج فوت ہو جاتا ہے، اس لئے کہ حج وقوف عرفہ کا نام ہے، حاجی کے لئے ضروری ہے کہ حدود عرفات کے اندر رہے، اگر اژدحام کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو غروب آفتاب سے قبل داخل ہو اور غروب تک ٹھہرا رہے۔ حدود عرفات میں رات کے وقت بھی داخل ہونا کافی ہوگا اور خاص کر قربانی کی رات میں۔

۲۔ بعض حاجی غروب آفتاب سے قبل ہی عرفات سے لوٹ جاتے ہیں، ایسا کرنا صحیح نہیں، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں اس وقت تک ٹھہرے رہے جب تک آفتاب پورے طور پر غروب نہ ہوگیا۔

۳۔ بعض لوگ جبل رحمت کی چوٹی تک پہنچنے کیلئے اژدحام اور دوسروں کی ایذا رسانی کا سبب بنتے ہیں، پورے میدان عرفہ میں کسی جگہ بھی وقوف صحیح ہے اور پہاڑ پر چڑھنا مشروع نہیں اور نہ ہی وہاں نماز پڑھنا صحیح ہے۔

۴۔ بعض لوگ دعا کرتے وقت جبل رحمت کی طرف رخ کرتے ہیں، حالانکہ سنت قبلہ کی طرف رخ کرنا ہے۔

۵۔ بعض لوگ عرفہ کے دن مخصوص جگہوں میں مٹی اور کنکریوں کا ڈھیر بناتے ہیں، ایسا کرنا خلاف شرع ہے۔

مزدلفہ کی غلطیاں:

کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ مزدلفہ پہنچتے ہی مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنے سے قبل کنکریاں چننا شروع کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ کنکریاں مزدلفہ سے ہی ہونی چاہئے، حالانکہ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ کنکریاں حدود حرم میں کہیں سے بھی لی جا سکتی ہیں، بلکہ ثابت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے لئے جمرہ عقبہ کی کنکریاں مزدلفہ سے چننے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ صبح کو مزدلفہ سے واپسی کے بعد منی سے چنی گئی تھیں، اسی طرح باقی

دنوں کی کنکریاں بھی منی سے لی گئی تھیں۔ کچھ لوگ کنکریوں کو پانی سے دھوتے ہیں، یہ عمل بھی غیر مشروع ہے۔

رمی (کنکری مارنے) کی غلطیاں:

ا۔ بعض لوگ کنکری مارتے وقت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ شیطان کو مار رہے ہیں، اسی لئے رمی جمرات کے وقت غصہ کا اظہار کرتے ہیں اور گالیاں بھی دیتے ہیں، حالانکہ رمی جمار کی مشروعیت کا مقصد اللہ تعالی کی یاد ہے۔

۲۔ رمی جمار کے لئے بڑے پتھر، جوتے یا لکڑی کا استعمال دین میں غلو اور زیادتی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے غلو سے منع فرمایا ہے، اس طرح کرنے سے رمی بھی نہیں ہوگی، مشروع

بات یہ ہے کہ چھوٹی کنکریاں استعمال کی جائیں جو بکری کی
مینگنی سے مشابہ ہو۔

۳۔ کنکریاں مارتے وقت دھکم پیل اور مار دھاڑ کرنا خلاف
شرع بات ہے، کوشش یہ ہونی چاہئے کہ بغیر کسی کو ایذا پہنچائے
ہوئے کنکریاں مارے۔

۴۔ تمام کنکریاں بیک مشت مار دینا صحیح نہیں، علماء کا فتویٰ ہے
کہ ایسی صورت میں صرف ایک کنکری شمار ہوگی، اس لئے کہ
شریعت کا حکم یہ ہے کہ کنکریاں ایک ایک کر کے ماری جائیں،
اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی جائے۔

۵۔ باوجود قدرت وطاقت کے مشقت اور اژدحام سے

ڈرتے ہوئے کنکری مارنے کے لئے کسی دوسرے کو نائب بنانا صحیح نہیں، نہایت بیماری یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے صرف قدرت نہ رکھنے کی صورت میں جائز ہے۔

طواف وداع کی غلطیاں:

۱۔ بعض لوگ بارھویں یا تیرہویں تاریخ کو کنکریاں مارنے سے قبل منی سے مکہ آتے ہیں، طواف وداع کرتے ہیں، پھر منی جا کر کنکریاں مارتے ہیں اور وہیں سے اپنے شہر یا ملک کی طرف واپس ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں آخری کام رمی جمار ہوتا ہے نہ کہ طواف کعبہ، جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "مکہ مکرمہ سے روانگی سے قبل آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہئے" اس لئے ضروری ہے کہ طواف وداع حج

کے کاموں سے فراغت کے بعد اور سفر سے کچھ پہلے ہونا چاہئے، اس کے بعد مکہ مکرمہ میں دیر تک نہ ٹھہرنا چاہئے۔

۲۔ بعض لوگ طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے الٹے پاؤں نکلتے ہیں اور رخ کعبہ کی طرف ہوتا ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں خانہ کعبہ کی تعظیم ہے، حالانکہ یہ سراسر بدعت ہے، دین میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

۳۔ کچھ لوگ طواف وداع کے بعد مسجد حرام کے دروازے پر پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے خوب دعائیں کرتے ہیں جیسے کہ خانہ کعبہ کو رخصت کر رہے ہوں، یہ بھی بدعت ہے۔ اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

زیارت مسجد نبوی کی غلطیاں

۱۔ بعض لوگ زیارت قبر رسول اللہ ﷺ کے وقت دیواروں اور لوہے کی سلاخوں پر ہاتھ پھیرتے ہیں، کھڑکیوں میں برکت حاصل کرنے کی نیت سے دھاگے وغیرہ باندھتے ہیں، حالانکہ برکت ان کاموں سے حاصل ہوتی ہے جنھیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع قرار دیا ہے، خرافات اور بدعتوں سے برکت نہیں حاصل ہوسکتی۔

۲۔ جبل احد کے غار اور مکہ مکرمہ میں غار ثور اور غار حرا کی زیارت کے لئے جانا، وہاں دھاگے وغیرہ باندھنا اور غیر مشروع دعائیں کرنا اور ان سب کاموں کے لئے تکلیفیں

اٹھانا، یہ سارے کام بدعت کے ہیں، شریعت میں ان کی کوئی اصلیت نہیں۔

۳۔ بعض جگہوں کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق رسول اللہ ﷺ سے رہا ہے، جیسے اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ، انگوٹھی والا کنواں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کنواں، ان جگہوں کی زیارت کرنی اور برکت کے لئے یہاں کی مٹی لینی بدعت ہے، اس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

۴۔ بقیع اور شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کے وقت مردوں کو پکارنا، قبروں سے تقرب اور قبر والوں کی برکت حاصل کرنے کے لئے وہاں پیسے ڈالنا، یہ سب بڑی خطرناک غلطیاں ہیں، بلکہ شرک اکبر ہے، جیسا کہ علماء نے لکھا ہے اور

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں اس کے واضح دلائل موجود ہیں، اس لئے کہ عبادت صرف اللہ کے لئے خاص ہے، عبادت کی کوئی بھی قسم غیر اللہ کے لئے جائز نہیں، جیسے دعاء، قربانی، نذر و نیاز وغیرہ۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: "ان کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کریں"۔ یہ بھی فرمان ہے :"مسجدیں صرف اللہ کے لئے ہیں لہذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو"۔

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کو سدھار دے، ان کو دین کی سمجھ دے اور ہم سب کو فتنوں سے محفوظ رکھے، وہی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

مختصر رہنمائے حج
عمرہ وزیارت مسجد نبوی ﷺ

۱۔ سب سے پہلے تمام گناہوں سے خلوص قلب کے ساتھ توبہ کرے اور حج وعمرہ کے لئے حلال مال کا انتخاب کرے۔

۲۔ جھوٹ، غیبت، چغل خوری اور دوسروں کا مذاق اڑانے سے اپنی زبان کی حفاظت کرے۔

۳۔ حج اور عمرہ کے ذریعہ نیت اللہ کی رضا کا حصول اور آخرت کی تیاری ہو، مقصد ریا کاری، طلب شہرت اور فخر ونمائش نہ ہو۔

۴۔ قولی اور فعلی مناسک حج اور عمرہ کا علم حاصل کرے اور مشکل

مسائل کو دوسروں سے پوچھے۔

۵۔ حاجی جب میقات پر پہنچے تو اسے اختیار ہے کہ افراد، قران اور تمتع تینوں میں سے کسی کی نیت کرے، لیکن اگر کوئی شخص قربانی کا جانور نہیں لاتا ہے تو اس کے لئے افضل حج تمتع ہے اور جو جانور لاتا ہے اس کے لئے افضل حج قران ہے۔

٦۔ اگر کسی بیماری یا خوف کی وجہ سے محرم کو ڈر ہو کہ وہ اپنا حج مکمل نہ کر پائے گا تو بہتر یہ ہے کہ نیت کرتے وقت ان الفاظ کا بھی اضافہ کرے: (إن محلي حيث حبستني) یعنی اے اللہ! تو مجھے جہاں روک دے وہیں حلال ہو جاؤں گا۔

۷۔ چھوٹے بچے اور چھوٹی بچی کا حج صحیح ہوگا لیکن بلوغت

کے بعد فرض حج کی طرف سے کافی نہ ہوگا۔

۸۔ محرم نہا سکتا ہے، اپنا سر دھو سکتا ہے اور کھجلا سکتا ہے۔

۹۔ عورت اپنے چہرے پر دوپٹہ ڈال سکتی ہے اگر یہ ڈر ہو کہ نامحرم لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

۱۰۔ بہت سی عورتیں دوپٹہ کے نیچے کوئی سخت چیز استعمال کرتی ہیں تا کہ اسے چہرے سے دور رکھا جائے، شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

۱۱۔ محرم اپنے احرام کے کپڑے دھو سکتا ہے، ان کے بدلے دوسرے پہن سکتا ہے۔

۱۲۔ اگر محرم آدمی نے بھول کر یا نادانی میں سلا ہوا کپڑا پہن

لیا، یا سر ڈھانک لیا، یا خوشبو لگالی تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔

۱۳۔ حاجی خانہ کعبہ کے پاس پہنچتے ہی طواف شروع کرنے سے پہلے (اگر حج تمتع یا صرف عمرہ کی نیت ہے) تلبیہ بند کردے گا۔

۱۴۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں تیز چلنا اور دائیں بغل کے نیچے سے چادر نکال کر مونڈھا کھلا رکھنا، صرف طواف قدوم میں مشروع ہے اور صرف مردوں کے لئے۔

۱۵۔ اگر حاجی کو شک ہو جائے کہ اس نے طواف یا سعی کے تین چکر لگائے ہیں یا چار مثال کے طور پر تو صرف تین کا اعتبار کرے۔

۱۶۔ اگر اژدحام زیادہ بڑھ جائے تو زمزم اور مقام ابراھیم کے پیچھے سے طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ پوری مسجد طواف کی جگہ ہے، پہلی منزل، دوسری منزل اور تیسری منزل سب برابر ہیں۔

۱۷۔ عورت کے لئے یہ گناہ کی بات ہے کہ طواف کی حالت میں زینت وزیبائش، خوشبو اور بے پردگی کی حالت میں ہو۔

۱۸۔ اگر احرام کی نیت کے بعد عورت کو ماہواری شروع ہو جاتی ہے یا ولادت ہوتی ہے تو طہارت سے قبل بیت اللہ کا طواف کرنا اس کے لئے صحیح نہ ہوگا۔

۱۹۔ عورت کسی بھی کپڑے میں احرام کی نیت کر سکتی ہے شرط

صرف یہ ہے کہ مردوں کے ساتھ مشابہت نہ اختیار کرے، بے پردگی اور زینت کے لئے غیر شرعی لباس نہ پہنے۔

۲۰۔ حج اور عمرہ کے علاوہ کسی بھی دوسری عبادت میں نیت کو الفاظ میں ادا کرنا بدعت ہے، اور بلند آواز میں ادا کرنا تو اور بھی برا ہے۔

۲۱۔ بالغ مسلمان کے لئے حرام ہے کہ بغیر احرام میقات سے آگے بڑھے (اگر اس نے حج یا عمرہ کی نیت کی ہے)

۲۲۔ جو حجاج کرام یا عمرہ کرنے والے ہوائی جہاز سے آتے ہیں وہ میقات کے سامنے سے گذرتے وقت احرام باندھیں گے، لیکن میقات کی برابری سے قبل احرام کی ساری تیاری

کرلیں گے۔ جہاز میں سو جانے یا بھول جانے کے ڈر سے میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔

۲۳۔ بعض لوگ حج کے بعد تنعیم یا جعرانہ سے بکثرت عمرے کرتے ہیں، حالانکہ اس کے جواز کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں۔

۲۴۔ حجاج کرام آٹھویں تاریخ کو مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ سے ہی حج کا احرام باندھ لیں گے، میزاب کے پاس سے احرام ضروری نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ کرتے ہیں۔

۲۵۔ نویں تاریخ کو منیٰ سے عرفات کے لئے روانگی طلوع آفتاب کے بعد افضل ہے۔

۲۶۔ غروب آفتاب سے قبل عرفہ سے واپسی جائز نہیں، غروب آفتاب کے بعد واپسی کے لئے روانگی پورے سکون واطمینان کے ساتھ ہونی چاہئے۔

۲۷۔ مزدلفہ پہنچنے کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھی جائیں گی، چاہے مغرب کا وقت باقی ہو یا عشاء کا وقت شروع ہو چکا ہو۔

۲۸۔ کنکریاں کہیں سے بھی لی جاسکتی ہیں، مزدلفہ سے لینی ضروری نہیں۔

۲۹۔ کنکریوں کو دھونا مستحب نہیں، اس لئے کہ اس کا ثبوت رسول اکرم ﷺ یا صحابہ کرام سے نہیں ملتا۔

۳۰۔ کمزور عورتیں اور بچے (اور جو ان کے حکم میں ہوں) آخری پہر رات میں مزدلفہ سے منی کے لئے روانہ ہو سکتے ہیں۔

۳۱۔ حاجی جب عید کے دن منی پہنچے تو جمرۃ العقبہ کی رمی کے ساتھ لبیک کہنا بند کر دے۔

۳۲۔ یہ ضروری نہیں کہ کنکریاں پھینکی گئی جگہ میں باقی رہیں بلکہ صرف شرط یہ ہے کہ اس کے حدود میں گریں۔

۳۳۔ قربانی کا وقت اہل علم کے صحیح قول کے مطابق ایام تشریق کے تیسرے دن غروب آفتاب تک ہے۔

۳۴۔ طواف افاضہ حج کا رکن ہے جس کے بغیر حج مکمل

نہیں ہوتا لیکن ایام منی کے بعد تک اس کی تاخیر جائز ہے۔

۳۵۔ حج افراد اور حج قران کرنے والے پر صرف ایک سعی واجب ہے۔

۳۶۔ حاجی کے لئے بہتر ہے کہ وہ قربانی کے دن کے کاموں میں ترتیب کا خیال رکھے، پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے، پھر سر کے بال منڈوائے یا کٹوائے، پھر بیت اللہ کا طواف کرے، اس کے بعد سعی کرے، اگر ان کاموں میں تقدیم وتاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۳۷۔ وہ کام جن کو کر لینے کے بعد آدمی پورے طور پر حلال ہو جاتا ہے:

(۱) جمرہ عقبہ کی رمی (۲) سر کے بال کٹوانا (۳) طواف زیارت اور سعی۔

۳۸۔ اگر حاجی منی سے جلدی واپس آنا چاہتا ہے تو بارہ تاریخ کو غروب آفتاب سے قبل ہی منی سے نکل جائے۔

۳۹۔ جو بچہ رمی نہ کرسکتا ہو اس کے بدلے اس کا ولی (اپنی رمی کر لینے کے بعد) کرے گا۔

۴۰۔ اگر کوئی آدمی بیماری یا بڑھاپے یا کسی اور وجہ سے رمی کرنے سے عاجز ہو تو کسی کو قائم مقام بنا دے۔

۴۱۔ وکیل یا نائب کے لئے یہ جائز ہے کہ ایک ہی وقت میں پہلے اپنی رمی کرے پھر اس کی جس کا وہ قائم مقام ہے۔

۴۲۔ اگر حاجی قارن یا متمتع ہے اور مکہ مکرمہ کا باشندہ نہیں ہے تو اس پر قربانی واجب ہے (ایک بکری، یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ)

۴۳۔ اگر متمتع یا قارن کے پاس قربانی کے پیسے نہ ہوں تو تین دن حج کے ایام میں روزے رکھے اور سات روزے واپس گھر پہنچ جانے کے بعد۔

۴۴۔ بہتر یہ ہے کہ تینوں روزے عرفہ کے دن سے پہلے ہی رکھ لئے جائیں تا کہ عرفہ کے دن روزے کی حالت میں نہ رہے، اگر پہلے نہ رکھ سکا تو ایام تشریق میں رکھ لے۔

۴۵۔ مذکورہ تینوں روزے پے در پے اور الگ الگ بھی

رکھے جاسکتے ہیں مگر ایام تشریق گزر جانے تک انھیں مؤخر نہیں کرنا چاہئے، اسی طرح باقی سات روزے بھی پے در پے اور الگ الگ رکھنا درست ہے۔

۴۶۔ طواف وداع ہر حاجی پر واجب ہے سوائے حائضہ اور نفاس والی عورت کے۔

۴۷۔ مسجد نبوی کی زیارت مسنون ہے چاہے حج کے قبل ہو یا اس کے بعد یا سال کے کسی بھی وقت۔

۴۸۔ زائر مسجد نبوی ﷺ پہلے مسجد میں کسی بھی جگہ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے اور بہتر یہ ہے کہ یہ دونوں رکعتیں روضہ شریف میں ادا کرے۔

۴۹۔ زیارت قبر رسول ﷺ اور دوسری قبروں کی زیارت صرف مردوں کے لئے جائز ہے عورتوں کے لئے نہیں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ سفر قبر کی زیارت کی نیت سے نہ ہو۔

۵۰۔ حجرہ شریف کو چھونا، اس کو بوسہ دینا یا اس کا طواف کرنا بہت بری بدعت ہے جس کا ثبوت اسلاف کرام سے نہیں ملتا، اور اگر طواف کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی قربت حاصل کرنی ہو تو یہ شرک اکبر ہے۔

۵۱۔ رسول اکرم ﷺ سے کسی طرح کا سوال کرنا شرک ہے۔

۵۲۔ رسول اکرم ﷺ کی زندگی قبر میں برزخی زندگی ہے

موت سے پہلے جیسی زندگی نہیں، اس کی حقیقت وکیفیت کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔

۵۳۔ بعض زائرین رسول اللہ ﷺ کی قبر کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتے ہیں، ایسا کرنا سراسر بدعت ہے۔

۵۴۔ زیارت قبر رسول ﷺ نہ واجب ہے اور نہ ہی حج کی تکمیل کے لئے شرط ہے جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔

۵۵۔ جن احادیث سے بعض لوگ صرف زیارت قبر رسول ﷺ کے لئے سفر کرنے کی مشروعیت پر استدلال کرتے ہیں یا تو وہ ضعیف ہیں یا موضوع۔

أدعيـــة

يناسب الدعاء بها أو ما تيسر منها في عرفات وفي المشعر الحرام وفي غيرها من مواطن الدعاء

* اللَّهُـــمَّ: إني أسألك العفو والعافية في ديني ودنياي وأهلي ومالي. اللهم استر عوراتي، وآمن روعاتي، اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي، وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي، وأعوذ بعظمتك أن أُغتال من تحتي.

* اللَّهُـــمَّ: عافني في بدني، اللهم عافني في سمعي، اللهم عافني في بصري. لا إله إلا أنت. اللهم إني أعوذ بك من الكفر والفقر ومن عذاب القبر، لا إله إلا أنت. اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت

خلقتني وأنا عبدك، وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت، أعوذ بك من شر ما صنعت، أبوء لك بنعمتك عليَّ، وأبوء بذنبي، فاغفر لي، إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت. اللهم إني أعوذ بك من الهم والحَزَن، وأعوذ بك من العجز والكسل، ومن البخل والجبن، وأعوذ بك من غلبة الدَّيْن، وقهر الرجال. اللهم اجعل أول هذا اليوم صلاحاً وأوسطه فلاحاً، وآخره نجاحاً، وأسالك خيري الدنيا والآخرة يا أرحم الراحمين.

* **اللهمَّ**: إني أسألك الرضى بعد القضاء، وبرد العيش بعد الموت، ولذة النظر إلى وجهك الكريم، والشوق إلى لقائك، في غير ضراء مُضِرَّة،

ولا فتنة مضلّة، وأعوذ بك أن أظلم أو أُظلَم، أو أعتدي أو يُعتدى عليَّ، أو أكتسب خطيئة أو ذنباً لا تغفره.

* **اللّهُمّ**: إني أعوذ بك أن أُردَّ إلى أرذل العُمر. اللهم أهدني لأحسن الأعمال والأخلاق لا يهدي لأحسنها إلا أنت.. واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها إلا أنت.

* **اللّهُمّ**: أصلح لي ديني، ووسع لي في داري، وبارك لي في رزقي. اللهم إني أعوذ بك من القسوة والغفلة والذلّة والمسكنة، وأعوذ بك من الكفر والفسوق والشقاق والسمعة والرياء. وأعوذ بك من الصمم والبكم والجذام وسيء الأسقام.

* اللَّهُمَّ: آت نفسي تقواها، وزكها أنت خير من زكاها، أنت وليها ومولاها. اللهم إني أعوذ بك من علم لا ينفع، وقلب لا يخشع، ونفس لا تشبع، ودعوة لا يستجاب لها.

* اللَّهُمَّ: إني أعوذ بك من شر ما عملت، ومن شر ما لم أعمل، وأعوذ بك من شر ما علمت، ومن شر ما لم أعلم. اللهم إني أعوذ بك من زوال نعمتك، وتحول عافيتك، وفُجاءَة نقمتك، وجميع سخطك.

* اللَّهُمَّ: إني أعوذ بك من الهدم والتردي ومن الغرق والحرق والهرم، وأعوذ بك من أن يتخبطني الشيطان عند الموت، وأعوذ بك من أن أموت

لديغاً، وأعوذ بك من طمع يهدي إلى طبع.

* اللَّهُمَّ: إني أعوذ بك من منكرات الأخلاق والأعمال والأهواء والأدواء، وأعوذ بك من غلبة الدَّيْن، وقهر الرجال، وشماتة الأعداء.

* اللَّهُمَّ: أصلح لي ديني الذي هو عصمة أمري، وأصلح لي دنياي التي فيها معاشي، وأصلح لي آخرتي التي إليها معادي، واجعل الحياة زيادة لي في كل خير، واجعل الموت راحة لي من كل شر، رب أعني ولا تعن عليَّ، وانصرني ولا تنصر عليَّ، واهدني ويسر الهُدى لي.

* اللَّهُمَّ: اجعلني ذكّاراً لك، شكّاراً لك، مطواعاً لك، مخبتاً إليك، أوَّاهاً منيباً، رب تقبل

توبتي، واغسل حوبتي، وأجب دعوتي، وثبت حجتي، واهد قلبي وسدد لساني، واسلل سخيمة صدري.

* اللَّهُمَّ: إني أسألك الثبات في الأمر، والعزيمة على الرشد، وأسألك شكر نعمتك وحسن عبادتك، وأسألك قلباً سليماً، ولساناً صادقاً، وأسألك من خير ما تعلم، وأعوذ بك من شر ما تعلم، وأستغفرك مما تعلم، وأنت علّام الغيوب.

* اللَّهُمَّ: ألهمني رشدي، وقني شر نفسي. اللهم إني أسألك فعل الخيرات وترك المنكرات، وحب المساكين، وأن تغفر لي وترحمني، وإذا أردت بعبادك فتنة، فتوفني إليك غير مفتون.

* اللَّهُمَّ: إني أسألك حبك وحب من يحبك، وحب كل عمل يقربني إلى حبك. اللهم إني أسألك خير المسألة، وخير الدعاء وخير النجاح، وخير الثواب، وثبتني وثقّل موازيني، وحقق إيماني، وارفع درجتي، وتقبل صلاتي وعباداتي، واغفر خطيئاتي، وأسألك الدرجات العُلى من الجنّة.

* اللَّهُمَّ: إني أسألك فواتح الخير وخواتمه وجوامعه، وأوله وآخره، وظاهره وباطنه، والدرجات العلى من الجنة.

* اللَّهُمَّ: إني أسألك أن ترفع ذكري، وتضع وزري، وتطهر قلبي، وتحصن فرجي، وتغفر لي ذنبي.

* اللَّهُمَّ: إني أسألك أن تبارك في سمعي، وفي

بصري، وفي خَلْقي، وفي خُلُقي، وفي أهلي، وفي محياي، وفي عملي، وتقبل حسناتي، وأسالك الدرجات العُلى من الجنّة.

* اللّهُمَّ: إني أعوذ بك من جهد البلاء، ودرك الشقاء، وسوء القضاء، وشماتة الأعداء، اللهم مقلِّب القلوب ثبت قلبي على دينك. اللهم مصرِّف القلوب صرِّف قلوبنا على طاعتك.

* اللّهُمَّ: زدنا ولا تنقصنا، وأكرمنا ولا تُهنَّا، وأعطنا ولا تحرمنا، وآثرنا ولا تؤثر علينا. اللهم أحسن عاقبتنا في الأمور كلها، وأجرنا من خزي الدنيا وعذاب الآخرة.

* اللَّهُمَّ: اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيننا وبين معصيتك، ومن طاعتك ما تبلّغنا به جنتك، ومن اليقين ما تهوّن به علينا مصائب الدنيا، ومتعنا بأسماعنا وأبصارنا وقواتنا ما أحييتنا واجعلها الوارث منا، واجعل ثأرنا على من ظلمنا، وانصرنا على من عادانا، ولا تجعل الدنيا أكبر همّنا ولا مبلغ علمنا، ولا تجعل مصيبتنا في ديننا ولا تسلط علينا بذنوبنا من لا يخافك ولا يرحمنا.

* اللَّهُمَّ: إني أسألك موجبات رحمتك، وعزائم مغفرتك، والغنيمة من كل بر، والسلامة من كل إثم، والفوز بالجنّة، والنجاة من النار.

* اللَّهُمَّ: لا تدع لنا ذنباً إلا غفرته، ولا عيباً إلا

سترته، ولا همّاً إلا فرجته، ولا ديناً إلا قضيته، ولا حاجة من حوائج الدنيا والآخرة هي لك رضا ولنا فيها صلاح إلا قضيتها يا أرحم الراحمين.

* اللَّهُمَّ: إني أسألك رحمة من عندك، تهدي بها قلبي، وتجمع بها أمري، وتَلُمُّ بها شعثي، وتحفظ بها غائبي وترفع بها شاهدي، وتبيِّض بها وجهي، وتزكي بها عملي، وتلهمني بها رشدي، وترد بها الفتن عني، وتعصمني بها من كل سوء.

* اللَّهُمَّ: إني أسألك الفوز يوم القضاء، وعيش السعداء، ومنزل الشهداء، ومرافقة الأنبياء، والنصر على الأعداء.

* اللَّهُمَّ: إني أسألك صحة في إيمان. وإيماناً في

حُسن خُلق، ونجاحاً يتبعه فلاح، ورحمة منك وعافية منك ومغفرة منك ورضواناً.

* اللّهُمّ: إني أسالك الصحة والعفّة، وحُسن الخُلق والرضاء بالقدر. اللهمّ إني أعوذ بك من شر نفسي، ومن شر كل دابة أنت آخذ بناصيتها، إن ربي على صراط مستقيم.

* اللّهُمّ: إنك تسمع كلامي، وترى مكاني وتعلم سري وعلانيتي، ولا يخفى عليك شيء من أمري وأنا البائسُ الفقير، والمستغيثُ المستجير، والوَجلُ المشفقُ المُقرُّ المعترفُ إليك بذنبه، أسألك مسألة المسكين، وأبتهل إليك ابتهال المذنب الذليل، وأدعوك دعاء الخائف الضرير، دعاء من

خضعت لك رقبته، وذل لك جسمه، ورغم لك أنفه .

وصلى الله على سيدنا محمد

وعلى آله وصحبه وسلم

❊❊❊

فہرست موضوعات

نمبر شمار	صفحہ نمبر
۱-مقدمہ	۳
۲-اہم ہدایتیں	۷
۳-اسلام سے خارج کرنے والی باتیں	۱۴
۴-حج، عمرہ اور مسجد نبوی کی زیارت	۲۳
۵-حج کا بیان	۳۱
۶-محرم کے لئے ضروری باتیں	۳۹
۷-ممنوعات احرام جو مردوں کے ساتھ خاص ہیں	۴۱
۸-زیارت مسجد نبوی	۴۴

۹-غلطیاں جن کا ارتکاب بعض حجاج کرتے ہیں	۴۹
۱۰-مختصر رہنمائے حج، عمرہ وزیارت مسجد نبوی	٦۵
۱۱-دعائیں	۸۱
۱۲-فہرست	۹۳

دليل

الحاج والمعتمر

وزائر مسجد الرسول ﷺ

تأليف

هيئة التوعية الإسلامية في الحج

اعتماد

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

وسماحة الشيخ/محمد بن صالح العثيمين

رحمه الله

باللغة الأوردية

وكالة المطبوعات والبحث العلمي

وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

المملكة العربية السعودية

١٤٣٥هـ